منشورِ محمدیؐ

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم - باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ - توریت ہالتوریہ انجیل بہ تجمیل - گویان صفت و سیرت مبرد محمدؐ

منشور محمدی کا فرمان		جاری رہے تا بہ ختم دوران		شایع رہے ما بزار تزئین		آمین آمین الٰہی امین	

نمبر ۶	مطبوعہ ۲۵ صفر المظفر سنہ ۱۳۰۲ ہجری	جلد ۱۴

مثنوی

چکیدہ قلم صداقت جناب منشی سید عبدالحی صاحب سبزواری دام مجدکم

ہی پاک ہر ایک عیب سے تو — سبحانک لا شریک یا ہو
تجھ کو نہین زن ہے اور نہ فرزند — ما بناپ نہین تجھے خداوند
عابد ہین تمام تو ہی معبود — ساجد ہین تمام تو ہی مسجود
تسبیح مین تیری ہی ہر اک شی — ہر دل مین تری جگہ نہان ہے
احسان ترا ہی کیا فراوان — منت کو ترے نہین ہے پایان
اللہ رحمان رحیم ہی تو — حادث سب اور قدیم ہی تو
جب مہر کی تیری اک نظر ہو — نار نمرود سرد تر ہو
قہاری پہ اپنے جب تو آوے — پانی سے آگ مین لگا دے
تیری رحمت جو جوش پر آوے — ابر رحمت خرد ش پر آوے
جب فضل ہوا جہانپہ تیرا — محبوب کو اپنے تو نے بھیجا
وہ کون ہے باعث دو عالم — سردار جہان شفیع اکرم
سرچشمہ رحمت الٰہی — خورشید چرخ رہنمائی
محبوب خدا خدا کی رحمت — زینت دہ مسند نبوت
مقبول جناب رب اور — بے سایہ تھا جسکا جسم اطہر

سر دفتر انبیا محمدؐ — سردار اصفیا محمدؐ
اللہ کا ہو سلام اوسپر — اس سے اصحاب پر مقرر
بعد اس کے ای ناظرین منشور — ای پاک دلان بذل معمور
سنئے کہ یہ دین کا ہے پرچا — دین حق کا ہے اس سے چرچا
منشور محمدی یہی ہے — توقیع سرمدی یہی ہے
بیدینون کو اس سے ہے ہدایت — دیندارون کو ہی فروغ و بہبت
اسپر گزرا ہے تیرہوان سال — ہی چودھوان سال اسکو فی الحال
رکھتا ہے یہ رخ نگارین — شرمندہ ہے جس سے ماہ پروین
صورت پر اس سے یہ جوانی — دیتی ہے لطف زندگانی
ہر ایک ورق ہے کاغذ زر — کیا کاغذ زر کہ ماہ انور
ہر سطر مین اس سے نور دین ہے — جو نقطہ ہے نکتۂ یقین ہے
حرفون مین بہری ہے کتابی — ہی چشم پری کی روشنائی
ایسا اخبار صدق آثار — ہے تتمہ شیوع کا طلبگار
چمکاتا ہے یہ جمال اپنا — ہر شے مین کمال اپنا
ہے پانچ روپیہ قیمت سال — کیا چیز ہے اسکے روبرو مال
امید ہے صاحبان ہمت — قیمت دیوین سے حسب طاقت

ہے دل سے دعاے سبزداری
حق اسکو رکھے ہمیشہ جاری

حامئی دین لطیف جناب مولانا محمد شریف صاحب دام مجدہ
تسلیم - جناب عالی مضمون ذیل مرسول خدمت ہی بشرط
پسند درج اخبار فرماکے ممنون و مشکور گردانین -
ای بھائی مسلمانو غالب ہمیشہ خندہ رو ہوتا ہی بخلاف
مغلوب کے پس ہم کیونکر خندہ رو نہ ہون جب ہم
اس چودھوین رات کے چاند کو (یعنے اخبار منشور
محمدی کو جسے چودھوان سال شروع ہے) دیکھتے ہین
تو اسکا نور تمام عالم مین پھیلتا ہوا نظر آتا ہے آج
چودھوان سال اس اخبار منشور محمدی کو شروع
ہوا کیسے کیسے حملے دشمنون نے اسپر کئے مگر بعون اللہ
وکرمہ نور اسکا غالب کل دینوی ادیان پر رہا
اس مدت مدید مین کفار دن نے محمدی نور کو مٹانے
کے لئے کیسی کیسی مورچہ بندی کئے مگر مسا کرا سلام
نے بتائید اخبار منشور محمدی ایسے دھیان اوزادے
کر مخالفین کو دم بخود کیا زکے طمع سے حکومت کے
زور سے نور محمدی کو مٹانے کے بہتیری کوشش کئے
مگر وہ کوشش بالعکس نمونہ دکھائی جیسے بہتاے
ان پادریون نے مسلمانون کی چھیڑ نکالی اور
یہ ارادہ کیا کہ تمام جہان کو مسیحی بناکر خوب مزے
اڑائین یہ سوچ کر جھوٹے الزامات
پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر و قرآن و احادیث
و معاے اسلام پر باندھے کہ کسی صورت سے اسلام
مغلوب و معیوب ہو تو ہمارے دین کی ترقی ہوگی
مگر اسلام جو کہ سچا دین خدا کی طرف سے ہے وہ ہمیشہ
غالب رہا اور تا قیام رہیگا مسیحیون سے جیسے سے اتنا
ہوا کہ مذہب اسلام کی روز بروز ترقی ہوتی چلی
اور مسیحی مذہب کی قلعی اچھی طرح کھلی یہان تک
کہ بت پرست جن سے نزدیک انکا بہرم تہا وہ بھی
معیوب جاننے لگے جب ان پادریون نے دیکھا کہ اہل
اسلام تو بحث مین عاجز آتے ہین نہ طمع زر مین
پھنستے ہین آخر یہ نیا طریقہ دین سے ترقی کا نکالا کہ
خوبصورت نوجوان نازنینون سے مونکہ سست دکھلا کے
دام عشق مین پھنسا دین اور اپنے مذہب کی بھرتی
کرین مگر اسمین بھی فروغ نہ پاسکے بلکہ ندامت کا بر تھوپ
اور رہنا پڑا چنانچہ مین ناظرین اخبار کے ملاحظہ کے
لئے ایک دو کرشمے ان حضرات کے چشم دید قلم بند
کرتا ہون - یہان ہمارے شہر بمبئی مین مجلس وعظ
اسلام کے مقابل ایک مسیحی مجمع ہے اسمین ہر شب کو
مسیحی مذہب کی منادی اس طرح ہوا کرتی ہے کہ ایک
شخص کرسی پر بیٹھ کے ایک بڑا ڈھول سامنے رکھکے
دھم دھم بجاتا ہے اور تین چار لڑکیان جو ان خوب
صورت خوش لباس کرسیون پر بیٹھتے ہین اور
ان کے ہاتھون مین دف ہوتے ہین ان لڑکیون
مین سے ایک لڑکی باری باری سے کرسی سے
اوٹھکے حاضرین کے مقابل بڑی نازسے کہڑی
ہوکے دف بجاتی ہے اور گاتی ہے اسکے برابر
اور بھی لڑکیان گاتے ہین اور بجاتے ہین تھوڑی سی

گانا بجانا کرنے کے بعد ان مین سے ایک لڑکی جو زیادہ
حسین اور نخرہ باز ہووہ دف کو اوندھا ہاتہ
مین پکڑ کے حضار مجلس کے پاس جاکے بھیک مانگتی ہے
اکثر اس مجلس مین وہ لوگ جمع ہوتے ہین جو شہوت
کے بندے ہین جب وہ پری پیکر ان کے مقابل
آتی ہے تو یہ بڑی خوشی سے ان سے باتین کرتے
ہین اور پیسے کی جاے آنہ دو آنہ چار آنے اسپر سے
تصدق کرکے آتش شہوت کو بھڑکاتے ہین آخر
امر نتیجہ اسکا یہ ظہور پایا کہ دو چار مہینے کے پیشتر ایک
عاشق دلیو خصال ان پریون مین سے ایک پری
تمثال سے آنکھ ایسی لڑائی کہ اوسکو انہاتے ہی
ہوا ہو گیا اسی طرح ایک جلسہ اور بھی ہمارے دیکھنے
مین آیا کہ بائبلا تالاب کے قریب ایک معبد ان
لوگرسچون کا ہے اسمین ایک مدت تک یہ سوانگ
جاری رہا کہ شب کے وقت بڑی روشنی کرکے
حضار کے مقابل خوبصورت نوجوان لڑکیون کو
لباس فاخرہ سے آراستہ کرکے بٹہاتے تہے اور
ایک جوان میم صاحبہ پا ینا فیت (جو ایک طرح کا
انگریزی باجہ ہے) بجاتی تہین اور گاتی تہین
اور ان کے ساتہ وے جوان لڑکیان بھی گاتی
تہین بہت دن تک یہ دھوم دھام رہی مگر اس
سے بھی پادریون کی مدعا برنہ آئی آخر کار متوقف
کیا فی الحال سالویشن آرمی جو لوگون کو ہدایت
پر لانے کے واسطے ہندوستان آئی ہے انہون
نے بھی عشق بازی کی چوسر بچھائی ہے اب ہم مسیحیون

سے پوچھتے ہین کہ جو آپنے فی زمانہا ہدایت کا طریقہ نکالا
ہے کیا یہ مسیح کی سنت ہے یا شیطان کی۔ اگر مسیح نے
اس طرح منادی کی ہو تو کوئی دلیل تمہاری کتاب
سے ہمارے پیش کرو ان معاملات سے تمہاری نیت
صاف یہی معلوم ہوتی ہے کہ لوگ عشق کے دام مین
پہنس کے تمہارے دین مین بہرتی ہون مگر اس قسم کی بہرتی
کو راہ ہدایت نہین کہتے بلکہ ضلالت خود گمراہ ہین
دوسرون کو بھی گمراہ کرتے ہین ای حضرات طریقہ ہدایت
اسکو نہین کہتے ہین دیکھیے ہدایت اور دین برحق اسکا
نام ہے کہ باوجود نہ ہونے طمع زر کے اور نہ دیدار
پری پیکرون کے بے بلاے خوشی خوشی سے دوڑے
چلے آتے ہین گذشتہ سال مین جتنے کفار مسجد جامع بمبئی
مین خود بخود حاضر ہوکے زیور اسلام سے مزین ہوے
ان کے فہرست کے نقشے ماہ بماہ اس اخبار ہدایت شعار
مین شایع ہوے ہین ان کے دیکھنے سے حق و باطل مین
خوب تمیز ہو سکتی ہے اور سوا اسکے اور بہت سے
مختلف مقامون مین اور مسجدون مین یے دین اسلام
مین شامل ہوے جنکی فہرست اس ایسے بڑے شہر
مین بہم پہونچنا امکان سے بعید ہے ای مسیحیو ذرا
میری بات پر توجہ فرماے مین عرض کرتا ہون کہ اگر
آپ حق پر ہین تو کل قیامت مین مسلمان بھی حساب
سے چھوٹے کیونکہ مسلمان تو عیسی علیہ السلام کو اولوالعزم
پیغمبر جانتے جتنے کہ اہل اسلام ان کی عزت اور عصمت کو
سراہتے ہین اسکا عشر عشیر بھی آپ کو نصیب نہین بلکہ
آپنے ان کی عظمت اور بزرگی کو تین تیرہ کر دیا

اس سے یہ پایا گیا کہ روز قیامت کو خود عیسیٰ علیہ السلام مسلمانونکی ان پر ایمان رکھنے کے سبب شفاعت کرینگے اور اگر اہل اسلام کا دین سچا ہے تو تم باوجود اسلام کے دعوت پہنچنے کے مسلمان نہ ہوے حشر کے میدان مین خدا سے آگے کیا مونہ دکھاؤگے مسلمان خلد برین کی سیر کرین گے اور کفار حسرت کرتے ہوے جہنم مین داخل ہون گے ای عیسائیو اس دین مین آنے سے تمہارا کچھ بگڑیگا نہین بہر طور قیامت مین تمہارا چھٹکارا ہوگا اگر دین تمہارے ہان دنیا کی عزت و آبرو کا نام ہے جیسا کہ ہم اس زمانہ مین دیکھتے ہین تو ایسے دین کو ہمارا دور سے سلام یا اللہ تو اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل جو لوگ تیرے دین مین داخل ہوتے ہین ان کو توفیق عمل کی نصیب کر مال گذشتہ یعنے سنہ ۱۳۰۱ ہجری مین مسجد جامع بمبئی مین ۴۵ ہندو ۶ نصاریٰ ۲ پارسی مسلمان ہوے جملہ ۵۳ ان کو بھی توفیق عمل کی بخشے آمین۔

نقل نقشۂ مسلمانان جدید از دفتر مسجد جامع بمبئی

اسلامی نام	پیشہ	تعلیم	زبان	دین سابق	سکونت	ملک	روز و تاریخ و سنہ
عمر	۲۲	۵۵	۲۵	۱۶	۲۰	۲۰	۲۵
ذات	لوہار ہندو	مرہٹہ	بینڈارن	کھارواڑا	دیشستھ برہمن	مرہٹہ	
وطن	بمبئی	گجرات	دابول	کھانبیار	سماب	مہابلیشور	
کنیت یا تخلص نام	سنہری	کھاسے	دیپا	پرہنا	سیتا	رادھی	
روز و تاریخ و سنہ	۲۵ الیف	۲۵ الیف	۲۵ الیف	۱۰ الیف	۲۵ الیف	۲۵ الیف	۲۵ الیف

نیاز مند محمد اسماعیل مہمطولی

جواب نور افشان نمبری ۲۶ و ۲۷ جلد ۱۲ مطبوعۂ ۱۹ و ۲۶ جون سنہ ۱۸۸۴ء

اخبار نور افشان نمبر ۲۶ مطبوعۂ ۱۹ جون و نمبر ۲۷ مطبوعہ ۲۶ جون سنہ ۱۸۸۴ء جلد ۱۲ مین صاحب نور افشان کی طرف سے ایک مضمون بعنوان (انجیل کی قدر و منزلت) در باب عدم تحریف و تبدیل انجیل کی شایع ہوا ہے اور بابثبات صداقت اناجیل حتی المقدور بہت ہی زور لگایا گیا ہے حالانکہ جیسی کچھ صداقت و قدر و منزلت اناجیل وغیرہ کی خود عیسائیون مین ہے اوسکو کتب ردنصاری مثل اعجاز عیسوی وغیرہ اور منشور محمدی مین خود عیسائی مفسرون مورخون اور مصنفون کی تحریر و تقریر سے اہل اسلام نے مثل آفتاب نیم روز کے روشن کر دکھایا ہے جسکا جواب بجز سکوت اور لعنت ملامت کے کسی پادری و مدعی عیسویت نے نہین دیا۔ ہم کو اس تحریر کے دیکھنے سے بڑی حیرت ہوی کہ پادری صاحب یہی دعوے قدر و منزلت اناجیل یا اوسکی عدم تحریف کا رکھتے ہین اور اپنی گھر کو نہین دیکھتے کہ یہ آگ کہان سے شعلہ مارتی ہے اور یہ دھوان کہان سے اٹھتا ہے۔ ؎

گل و گلچین کا گلہ بلبل خوش لہجہ نہ کر
تو گرفتار ہوی اپنی صدا کی باعث

اگر عیسائی مذہب کی پیشوا و خادم دین و خادم

دین اسنافقہ وقسیسین اناجیل وغیرہ کی اصلاح وترمیم وتبدل وتحریف مین اصرار اور اصل نسخہ کو گم اور اوسکی مغیرین ومورخین ومصنفین اس اصلاح و ترمیم وتبادلہ وحرفت وجعل کا اپنی تصانیف مین جابجا اقرار نہ کرتے تو کون ناعاقبت اندیش تہا جو کلام الٰہی سے روگردانی کرتا اور اسکو ایسا ویسا کہتا خصوصًا فرقہ ناجیہ اہل اسلام جو آدمؑ سے تا محمدؐ جملہ انبیا اور توریت سے تا بہ قرآن جملہ کتب آسمانی پر اپنا ایمان وا قرار رکہتا ہے اور جنکی کتاب یعنے قرآن جمیع انبیا وصحایف پیشین کی تصدیق کرتی ہے کبہی زنہار بوجہ حال سے بیزاری نہ کرتا بلکہ بلا تامل ان سب کتابون کو قرآن مجید مین یکجا مجلد کرکے حسب تلاوت قرآن مجید ان سب کی شب وروز تلاوت مین سرگرم رہتا اور جو ان کی مخالفت کرتا مثل مخالفان مسیح کے پامال کرتا پس اہل اسلام کا اسکو نہ پڑہنا اور نہ دیکہنا اسکی عدم اعتباری کا باعث ہے اسی وجہ سے ان سب کتابون پر اپنا ایمان ظاہر کرکے جملہ اہل اسلام تلاوت قرآن مجید مین کہ وہ بہی مالیقین جامع جمیع صحایف ہی مشغول رہتے ہین اور ایسا کوئی بشر اہل اسلام سے نہ ہوگا جو شب وروز مین ایک دو بار آمنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ نہ کہتا ہو اور ان سب کتابون پر ایمان وا قرار نہ رکہتا ہو اس ایمان لانے سے یہ مراد ہے کہ کتب منزلہ آلہی پر جو اوسکے سب رسولون پر نازل ہوئین دل سے ایمان لاتا ہون اور زبان سے اقرار کرتا ہون -

اگر کوئی کم فہم عیسائی اعتراض کرے کہ جب کتب منزلہ سب تحریف ہوگئین اور قابل عمل درآمد نہین تہین تو پیغمبر اسلام علیہ الصلواۃ والسلام نے کیون ایسے کتابون کی تصدیق کی - اور انہون نے کیون نہین مثل عزیر علیہ السلام کے اگر وہ نبی تہے بذریعہ الہام ربانی کے لکہوا دیا تہا -

جواب شق اول کا خود قرآن شریف سے ظاہر ہے کہ وہ تصدیق کتب محرفہ کی نہین کرتا بلکہ منزل آلہی کا اقرار وتصدیق کرتا ہے اور محرفین کو زجر وتوبیخ سے پیش آتا ہے اور ملامت کرتا ہے یہ کیونکر معلوم ہوا کہ قرآن انہین کتب مروجہ حال کی تصدیق کرتا ہے شق دوم کا جواب یہ ہے کہ بخت نصر نے توریت کو جلوا دیا تہا چونکہ اوسوقت شریعت واحکام موسوی کی سب پابند تہے پس گویا کوئی کتاب جسکی بموجب عمل درآمد کیا جاوے موجود نہ تہی اور حضرت عزیر بہی تابع احکام توریت تہے اور بغیر اسکے ان کو ازسرنو لکہوا دیا اگر نہ لکہاتے تو دین آلہی گم ہوگیا تہا مگر آنحضرتؐ خود صاحب شریعت اور قرآن خود مجموعہ کتب وشریعت واحکام سابق تہا اور جو باتین کتب سابقہ مین درج تہین وہ سب اوسمین آگئی تہین اسواسطے آنحضرت کو ان کے لکہا دینے کی کیا ضرورت تہی اگر کوئی کہے کہ اس لکہا دینے مین یہ فائدہ ہوتا کہ ان کتابون لکہاے ہوئے کو کتابون

مروجہ حال سے ملایا جاتا اوس وقت عیسائیون کا جھوٹ
اور فریب بخوبی معلوم ہوتا اور انکا تحریف کرنا ثابت
ہو جاتا اور اس نہ لکھانے سے تو شاید عیسائی ہی
سچے ہون۔ جواب اسکا یہ ہے کہ جو بات اس لکھانی
سے ظاہر ہوتی یعنے تحریف کا ہونا سو یہ بات بدون
اوسکی محنت تحریر سے آنحضرتؐ کی اعجاز سے خود
بخود حاصل ہو گئی یعنے خود علماء و مفسرین عیسائی
نے مثل ہارن صاحب و ولیؒ جی اسکاٹ صاحب وغیرہ
سے ان کتابون کی تحریف و تبدیل اور ان کے جعلی ہونے
کا اقرار کر لیا ہے جو عیسائیون کے معتبر کتابون اور
تفسیرون مین لکھا ہوا ہے جیسا کہ آیندہ تھوڑا سا
اسبات کا بیان آتا ہے پس آنحضرتؐ کو ان کتابون
کا لکھا دینا کچھ ضرور نہ تھا۔

چو کاری بی فضولی من برآید
مرا در روے سخن گفتن نشاید

پادریصاحب کا مضمون ایسا طول طویل ہے کہ دو نمبر
اس مضمون سے لبالب ہین اگر اوسکی لفظی جواب
مین قلم اٹھاؤن تو شاید چھوٹی سی کتاب تیار
ہو جاوے اور ایسے مضمون عبارت طویل مطلب
قلیل کا لفظاً جواب دینا ہی ایک کار عبث ہے لہذا
صرف اوسکی مطالب پر قلم فرسائی کی جاتی ہے
پھر ناظرین ہے اور انصاف۔

پادری صاحب شروع مضمون مین فرماتے ہین
قولہ کتب مقدس کا دوسرا حصہ عہد جدید ہے
جسکی ابتدا مین چارون انجیل ہین ان انجیلون مین
خداوند یسوع مسیح کی پیدائش زندگی اور موت
کا بیان ہے مسیح کا قول و فعل تربیت تعلیم سب
کچھ انہین کتابون سے دریافت ہوا۔ الخ۔

اقول مفسر جان بردن صاحب و مفسر اسکاٹ صاحب
بریلی اپنی اپنی تفاسیر مین لکھتے ہین کہ چار دن مولفین
نے چار ہی وضع کی انجیل تصنیف کی اس سے معلوم
ہوا کہ مسیح کی پیدائش زندگی موت اور قول و فعل
چار ہی وضع کے ہونگے اور یہ باطل ہے۔ اور یہ جو
کہا گیا کہ مسیح کی زندگی قول و فعل سب کچھ ان
انجیلون مین ہے یہ بالکل غلط ہے چنانچہ
ناتہ کنگن کو ارسی کیا ہے

اناجیل موجود ہین ان مین صرف تاریخ زمانہ ولادت
مسیح درج ہے اور پھر زمانہ بعثت سے آخر تک کا حال
کہ یہ زمانہ صرف تین سال کا ہے مذکور ہے تخمیناً بہم
برس کا وقایع عمری جناب مسیح کا کہ مراد اس سے آغاز
و انجام دانشا و سفر مصر ہے کچھ نہین لکھا گیا ہے۔
نہین معلوم کہ مصنفین اناجیل نے کس مصلحت سے آپکی
زندگی کی ۳۰ سال کا حال قلم بند نہین کیا جس سے
کچھ نہین معلوم ہوتا کہ آپ اس ۳۰ سال تک یہودی
تھے یا کس نبی کی دین مین تھے یا کہ آپ اپنی اجتہاد
سے زندگی بسر کرتے تھے پس غور کا مقام ہے کہ
پادریصاحب کے کلام مین کسقدر مبالغہ ہے۔

پھر آپ تحریر فرماتے ہین
قولہ کل علم اناجیل کی قدر و منزلت زیادہ کرتے
رہے ہین اور بدعتی و مخالفان دین عیسوی ہی

انہین کتابون کی مقدمات پر ہمیشہ حملہ کرتے رہے ہین
اقول معلم اناجیل جیسے کچہ اناجیل کی قدر و منزلت
کرتے رہے ہین اوسکا حال آگے آتا ہے اور یہ کہنا
بدعتی و مخالفان دین عیسوی ہی انہین کی مقدمات
پر حملہ کرتے رہے ہین کیسی کچہ واہیات دلیل ہے
ہنود ہی اپنے سوا سبکو چنڈال و راکس کہتے ہین
پس وہ بہی کہہ سکتے ہین کہ ہماری ویدون پر انون
کی وہ قدر و منزلت ہے کہ ہمارے سب پنڈت
اوسکی قدر و منزلت کرتے ہین اور چنڈال و
راکس دوشت ہمیشہ انہین ویدون پر انون
پر حملہ کرتے رہے ہین۔

پہر آپ جعلی کتاب ہونے کے چہ نشان آپ ہی
بتلا کر خاموش ہو رہی ہین اور صرف اس کہنے
پر اکتفا کی ہے۔

اقول ان خصوصیات مذکورہ سے ایک بہی ایسی
نہین کہ اناجیل کی چار کتابون مین سے کسی مین پای
جاوے۔

اقول یہ چہون نشان جو آپ نے بتاے ہین یہ
سب اناجیل مین موجود ہین اور سوے چار اناجیل
کے اعمال و خطوط وغیرہ بہی بعد چار دن انجیل سے
آتی ہین ان کو اس تذکرہ مین ذکر نہ کرنا اس امر
پر دلالت کرتا ہے کہ آپ کی نزدیک اعمال و
خطوط وغیرہ ان چہون علامات سے خالی نہین ہین
ورنہ فقط چار ہی انجیل کو آپ ان علامتون سے
مستثنی نہ کرتے بلکہ سب کتب عہد جدید کو اس
عیب سے مبرا کر دیتے خواہ آپ کا مبرا کرنا حق پر ہوتا
یا ناحق پر پس شروع عبارت مین عہد جدید کی سب
کتابون کا بیان کرنا اور پہر سوے چارون انجیل
سے دوسری کتاب کا ذکر نہ ہونا صاف اس امر پر
دلالت کرتا ہے کہ باقی سب کتابین آپ کی نزدیک
بہی جعلی ہین تو بس کتب عہد جدید سے اگر ایک کتاب
یا ایک باب یا ایک آیت بہی جعلی ثابت ہوگی تو قائل
کے نزدیک وہ سب پایہ اعتبار سے ساقط ہوگی
اور مدعی اسکا سچا کہلائیگا ؎

چو از قومی یکے بیدانشی کرد
نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را

نمی بینی کہ گاوے در علف زار
بیالاید ہمہ گاوان دہ را

شاید ہمارے ناظرین اخبار کو فکر پیدا ہو جاویگا کہ
پادری صاحب نے وہ چہ نشان جعلی ہونے کتاب
کے کیا لکہے ہے جن کو لکہ تو دیا مگر ثبوت نہ کر سکے
بلکہ فقط اتنا کہنے پر پیچہا چہوڑ دیا کہ یہ سب باتین
چارون انجیل مین نہین ہین لہذا بہ نظر رفع فکر
و انتظار ناظرین وہ چہے نشان درج ذیل ہین
پادریصاحب نے ان کو طول دیکر لکہا ہے مین
اختصارا لکہتا ہون عبارت و الفاظ پادری
صاحب کی نقل نہ ہونگی اور مطلب مین کمی نہوگی
۱ - بوقت شہرت کتاب مصنف کتاب مین شک
باقی رہے کہ آیا یہ تصنیف اوسی مصنف کی
ہے یا اور کسی کی۔

۲ - مصنف کی ہم عہد اوس کی تصنیف سے انکار کرین
۳ - مصنف کی بعد برسون وہ کتاب مخفی رہی ہو اور مصنف کا نام و نشان نمعلوم ہو۔
۴ - اس کتاب کی عبارت مصنف کی دوسری تصانیف سے میل نہ کھاوے اور اگر اوسکی دوسری تصنیف نہ ہو تو اوس کی تعلیم و لیاقت سے نہ ملے۔
۵ - اوس کتاب مین ایسے واقعات کا مذکور ہو جو مصنف کے زمانہ کے بعد وقوع مین آئی ہون
۶ - اس کتاب مین مصنف کی نسبت ایسی رائے پای جاوے جو اوس کی دیگر تصانیف سے سراسر مخالف ہو۔

اس چھٹی نشان کو باوجود لکھدینے کے خود پادری صاحب پختہ و استوار نہین بتاتے ہین چنانچہ چھٹا نشان لکھکر کہتے ہین۔

قولہ اگرچہ یہ چھٹا نشان ہمیشہ پختہ اور استوار نہین ہوا کرتا کیونکہ کبھی یون بھی ہوا کرتا ہے کہ مصنف چند مدت بعد اپنی اس رائے کو بدل لیا کرتا ہے اور چوتھا نشان میری رائے مین بعینہ وہی ہے جیسا چھٹا نشان اور جب چھٹی نشان کو خود پادری صاحب استوار نہین بتاتے تو ویسا ہی چوتھا کم زور ہونا چاہیے کیونکہ یہ دونون نشان اگرچہ جداگانہ بہرتی کے طور پر لکھے ہین ایک ہی ہین۔ بہرحال یہ چھون نشان جن مین سے دو روی اور چار کسیقدر تنقیح کے قابل ہین کتب عہد جدید و نیز عہد عتیق مین پائی جاتی ہین چنانچہ نشانات اول و دوم و سوم و پنجم کا ثبوت انشاء اللہ آگے خود بخود زیر جواب قلم بند ہوتا جائیگا۔

پھر پادریصاحب ان اناجیل کی صداقت پر چند مورخین و علماء عیسائی یعنے یوسیبی[1] جیروم[2] - اریجن[3] - ترنلیان[4] - کلیمنٹ[5] - ایری نیوس[6] - پاپئس[7] - اور متراجم قدیم کی گواہی پیش کرتے ہین۔

اول تو یہ لوگ خود عیسائی اور مدعی صداقت اناجیل ہین اور مثل مشہور ہے۔ ع کس نگوید کہ دوغ من ترش ست۔ خود مدعی اور خود ہی گواہی ہونا قوانین صداقت و عدالت کی خلاف ہے۔

دوسرے یہ عجیب بات ہے کہ اپنی مطلب کی گواہی پر ان لوگون کو پادری صاحب معتبر اور صادق القول اور راستباز کہتے ہین اور جسوقت کہ یہ لوگ انہین فادرون کی اپنی اور قدیم تراجم کی صداقت پر شہادت لاتے ہین تو انہین فادر و مورخین کو گمراہ و نادان و بیوقوف و بے علم قرار دیتے ہین پس اجتماع ضدین محال ہے کیا تو ان لوگون کو بے دین و نادان و جاہل ہی تصور فرماے یا ان کو معتبر و صادق القول و اہل حق ہی قرار دیجئے۔

بصورت اول اناجیل اربعہ کی صداقت پر انکی شہادت مفید مدعا نہین۔

بصورت دوم اگر یہ لوگ معتبر و نامور عیسائی ہین

تو کا تبدا ایک سچی اور پراوڈنشنٹ جیوتے ہوں گے۔
تیسری پارکر تھیوڈور ایمریکن کتاب ڈسکورس
مڑس پرلی اننگ ٹو ریلیجن چھاپہ لندن مطبوعہ
سنہ ۱۸۹۱ء حصہ ۳ صفحہ ۳۵۵ سے تا خاتمہ کتاب ملاحظہ
فرمائے اوس مین لکھا ہے کہ قدیم زمانہ مین بہت
سے اناجیل تحریر پائی تہین اور اسی سے اناجیل
اربعہ انتخاب ہوئین قدماء ان کو اپاڈگریفل
گاسپل کہتے ہین اور اناجیل قانونی جسکو کینگل گاسپل
کہتے ہین بزمانہ جیرومم ٹرنٹ کونسل مین منظور
ہوئین رومن کاتہولک آجتک انہین کو مانتے ہین
اور الہامی کہتے ہین تفصیل ان کتابون کی جو قدیم
زمانہ مین الہامی قرار پائی تہین۔
اپاڈگریفا۔ ہومیلی حنا ہینس نوبی اس جوڈت
اسدراس بارق ان کتابون کو پراوڈنشنٹ
نے نکالڈالا اور انپر جعلی ہونے کا اتہام لگایا
اور قدیم زمانہ مین اپاڈگریفا کا بڑا رواج تہا۔
ایشیا مائینر مین ایک بڑا مسن اسکول عیسائیونکا
تہا اور ساکرڈ یوکس جو کہ ایام متبرکہ اور عیدون
مین تلاوت ہوتی تہی اسمین ان اناجیل اربعہ
کا پتا بہی نہین پاے دیتا جن فادرون کی گواہی
سے پادری صاحب نے دونون نمبر نوزافشان

سے سیاہ کر ڈالی ہین یہی فادر اپاڈگریفل گاسپل اور
اپاڈگریفا اور ہومیلی کو مانتے اور الہامی جانتے۔
تہے اور پادری صاحب ان کتابون کو جھوٹے جانتے
ہین پس اگر ان لوگون کی گواہی درست ہے تب
اپاڈگریفل گاسپل وغیرہ بہی ان کی گواہی مقبول
ہونا چاہیے یہ کیا کہ اناجیل اربعہ پر اگر یہ لوگ گواہی
دین تو مقبول ہون اور اپاڈگریفل گاسپل اور
ہومیلی واپاڈگریفا پر انہین لوگون کی گواہی نامقبول
ہو اور یہ مردود کہلاے جاوین۔
تفصیل ان لوگون کی جنکی اناجیل اربعہ پر شہادت
پیش کیجاتی ہے اور یہی لوگ اپاڈگریفل گاسپل کو
بہی مانتے ہین۔
اریجن اگسٹین جوسی سن اہل مصر واہل اسکندریہ
کونسل آف نرنٹ۔ اپیین گال اِل کپل یوسی بی آ
گونا ستک ترائی بلس فارسی ہلی نین۔ پس
ان کی گواہی سے ایک انجیل سچی اور دوسری
جھوٹی نہین ہوسکتی درحالیکہ ان کی گواہی
دونون فریق پر برابر ہو۔
چوتہی اگر بفرض محال تسلیم بہی کیا جاوے کہ انکی
گواہی راست ہے تو پہر کیا ہوا فقط اتنی بات
معلوم ہوی کہ یہ ثبوت صدی سوم و چہارم کا
ہے اور یہ کتابین مسیح سے تین سو چار سو برس
بعد جمع و تالیف ہوی ہین پس اصل مطلب ندارد
ملولغو۔ مقدر کی اپنی وہی تین کانی۔
آسکے بعد پادری صاحب چہہ گواہ اس قسم کے

لہ اوپر پادری صاحب کا قول ملاحظہ ہو جو کہتے تہے
کہ کل معلم اناجیل کی قدر و منزلت کرتے رہے
ہین واہ کیا خوب قدر و منزلت ہے۔
فقط ۱۲۔

پیش کرتے ہین کہ ان کی تصانیف مین کہین کہین آیات اناجیل کا اقتباس اگیا ہے مگر ان مین نام مصنف و کتاب درج نہین ہے اور یہ گواہی پادریصاحب اسلئے پیش کرتے ہین کہ کہین کہین انکی تصانیف کا مضمون اناجیل کی آیات سے میل کہاتا ہے سو ایسے گواہی کی تردید ہم کیا کرین خود اناجیل منصف مزاج آدمی سمجہ لین گے کہ مضمون مل جانے سے صحت اناجیل نہین ہو سکتی کیونکہ اس طرح پر تو وید و ژند و اقوال حکما سے بہی کہین انجیل کا مضمون مل جاویگا پس اگر ایک کتاب کا مضمون دوسری کتاب سے تہوڑے مضمون ملنے سے ایک دوسری کتاب کی مصدق ہو سکتی ہے تو ہنود و مجوس و حکماء کہہ سکتے ہین کہ اناجیل وید و ژند و اقوال حکماء سے انتخاب و مرتب ہوئی ہین۔

پہر پادریصاحب تین گواہی مرتدین و مخالفین دین عیسوی کی جو صدی سوم و چہارم مین تہی پیش کرتے ہین پہلی گواہ جولین بادشاہ کی نسبت لکہتے ہین کہ دین عیسوی سے منکر ہو کر مرتد ہو گیا دین عیسوی کی تخریب اور استیصال مین طرح طرح سے تدبیرین اور تجویزین کرتا رہا اور اسکی خلاف مین بہت کچہ لکہا یہان تک کہ مسیح کی الوہیت سے بہی انکاری ہوا ان کی خاص خاص واقعات مین اقرار اضافات و پیش کئے۔

دوسری گواہ کی نسبت تحریر فرماتے ہین کہ یہ شخص مختلف زبانون سے واقفیت اور اپنی عہد مین اول درجہ کا شمار کیا جاتا تہا علمیت مین دین مسیحی سے پرلے درجہ کی مخالفت رکہتا تہا عہد عتیق کی کتابون خصوصاً دانیال نبی کی نبوت پر اعتراضات لایا۔

تیسری گواہ کی صفت بیان فرماتے ہین کہ تیرا مشہور دشمن دین عیسوی کا ملسوس ہوا دین عیسوی کی مخالفت مین ایک کتاب بنا کر نام اسکا سچا کلام رکہا۔

یہ تین گواہی پہلی گواہیون سے بہی زیادہ تر خراب ہین اور ہم کیا کہین کہ خود پادریصاحب ہی پہلی گواہ سے نسبت لکہتے ہین کہ یہ اناجیل کی خاص خاص واقعات پر اعتراضات لایا۔ اس سے جو کچہ مغیری انجیل کی اس گواہ سے ثابت ہوتی ہے پادریصاحب خود ہی سمجہہ کر انصاف کرین اور اگر اتنی سمجہہ نہین ہے تو خیر قہر درویش برجان درویش ہم ہی کہے دیتے ہین کہ جب انجیل کی خاص خاص واقعات کو اسنے جعلی سمجہا تو اناجیل معتبر کسطرح ثابت ہوئین اگر یون فرماؤ کہ اسنے تو خاص خاص وقایع پر اعتراض کیا ہے اور عام وقایع اناجیل پر کچہ کلام نہین کیا تو جناب من یہ سب کوئی جانتا ہے کہ خاص بات ایک بڑی بات ہے اور عام بات ایک چہوٹی بات ہوتی ہے جب انجیل کی بڑی باتون اور واقعون کی تردید ہو گئی تو عام باتین خود بخود رد ہو گئین۔

باقی دو گواہون کو بھی اپ سخت دشمن دین عیسوی کا لکھتے ہین اور پھر ان کو مصدق اناجیل کہتے ہین یہ کسقدر حیرت کی بات ہے اگر یہ لوگ مصدق اناجیل موجودہ ہوتے تو دین عیسوی سے مرتد کیون ہوجاتے اور کیون اوسکی مخالفت مین بھمہ تن کمربستہ ہوتے۔

دوسری اگر یہ لوگ سچے اور ان کی گواہی درست ہے تو ضرور دین عیسوی کا مخالف ہوجانا پادری صاحب کے نزدیک قرین انصاف ہوگا کیونکہ یہ تینون دین عیسوی کے مخالف تھے جب انکی گواہی حق ہوئی تو مخالفت بھی حق ہونا چاہیے۔

تیسری بصورت انکی گواہی راست ہونے کے کتب عہد عتیق کو جعلی سمجھنا چاہیے خصوصاً دانیال نبی کی نبوت کو کیونکہ دوسری گواہ کو خود پادریصاحب لکھتے ہین کہ یہ عہد عتیق کی کتابون خصوصاً دانیال نبی کی نبوت پر اعتراضات کرتا تھا پس جب ان کی گواہی سے اناجیل معتبر ہوئین تو انہین کی گواہی سے کتب عہد عتیق جعلی ہونا چاہیے۔

چوتھی اگر ہم پادری صاحب کی خاطر سے ان گواہون کو بغرض محال قبول بھی کرلین تو یہان بھی یہی بات ثابت ہوگی کہ یہ سب ثبوت صدی سوم و چہارم کا ہے نہ کہ زمانہ مسیح و حوارئین کا۔

پانچوین ان کی گواہی سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ یہ چارون انجیل وہی اصلی انجیل بلاتحریف و تبدیل ہین جو اسوقت موجود ہین۔

علاوہ اسکے ہم پادری صاحب سے سوال کرتے ہین کہ انصافاً بلا تعصب ہوکر جواب دین کہ یہ لوگ حق گو و حق پرست و راستباز تھے یا مفتری و کاذب و بے دین و گمراہ۔ اگر حق گو و حق پرست تھے تو دین عیسوی کی مخالفت کیون کی پس صریح دین عیسوی جھوٹا ہے۔

اور اگر یہ لوگ بے دین و گمراہ و کاذب تھے تو انکو بمقابلہ اہل حق گواہ قرار دینا کس آئین کے موافق ہے یہان ذرا دیر کے لئے عقل کی آنکھ کھولکر جواب دینا پادری صاحب کا فرض ہے اگر جواب نہ دیا جاویگا تو سمجھا جائیگا کہ پادری صاحب مسیحیون سے خوش کرنے کے لئے دنیا سازی کی غرض سے کچھ کا کچھ لکھدیتے ہین۔

پھر پادری صاحب تین شہادت اندرونی بیان کرتے ہین وہ سب سے ہی زیادہ مہمل و بیکار ہین۔ کیونکہ سب اناجیل یونانی زبان مین ہین اور حضرت مسیح کی زبان عبری تھی اور عبری زبان ہی آپ کو پسند تھی چنانچہ صلیب کی وقت بھی یہی زبان بولتے تھے کہ ایلی ایلی لما سبقتانی اس سے معلوم ہوا کہ یہ اصلی اناجیل نہین ہے اصلی تو عبری ہی مین ہوتی پس مقابلہ کیونکر ہو۔

چونکہ ان سب بیانات سے ناحق خون اوقات ہوتا ہے اور عبارت کو طول بھی ہوا جاتا ہے۔ لہذا اوسکو قلم انداز کرکے کچھ ہنوز اسحال مرحبا

اناجیل و خطوط وغیرہ کا لکھتا ہون شاید ہمارے بھائی عیسائی خواب غفلت سے بیدار ہوکر نجات اخروی مین حصہ پاوین۔

علماء عیسائی عہد جدید کی کتابین دو قسم کرتے ہین اول قسم کی وہ کتابین ہین جن کو کل متقدمین عیسائیون نے الہامی سمجھا۔ دوسری قسم کی وہ کتابین ہین جن مین قدیم سے انہین علماء کی درمیان الہامی غیر الہامی جعلی والحاقی ہونے مین اختلاف رہا۔ دوسری قسم کی اس مقام پر تشریح کرنا فضول ہے کیونکہ جب بالاتفاق خود عیسائی ہی ان کی تضعیف سے قائل اور اقراری ہین تو اس مین زیادہ تر کد وکاوش کرنا تضیع اوقات ہے اول قسم کتابون کا اختصاراً تہوڑا سا حال بیان کیا جاتا ہے جس سے دیانت وامانت ان کتابون مسلمہ اور عیسائی بھائیون کی بخوبی دریافت ہوسکتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوسکتا ہے کہ جب ان اول قسم کی مسلمہ کتابون کا ایسا حال ہو تو بھلا جنہین خود اختلاف کرتے ہین انکی کیا نوبت ہوگی مانی ہوئین کتابین جو اول قسم مین داخل ہین یہ ہین۔

انجیل متی۔ انجیل مرقس۔ انجیل لوقا۔ انجیل یوحنا۔ اعمال الرسل۔ خطوط پولوس سوائے نامہ عبرانیون کے۔ نامہ اول پطرس حواری نامہ اول یوحنا حواری۔

اب انجیل متی کا حال سنئے کہ یہ انجیل حضرت متی نے عبرانی زبان مین تحریر کی تھی چنانچہ اکثر قدماء عیسائی نے مثل پاپیو صاحب اپنی تاریخ انجیل مین اور یوسی بیوس اپنی تاریخ مین اور جیرومہ اور اریجن اور پی پیاس اور پلین نی نس اتھانیش ابی نانیس وغیرہ کی بڑے زور وشور سے اسکا عبرانی ہونا ثابت کرتے ہین اور یونانی مین جو اسوقت موجود ہے اس سے انکار کرتے اور کہتے ہین کہ متی صاحب نے اپنی انجیل یونانی مین نہین لکھی اور اسکے مصنف یونانی کا بھی پتا نشان کچھ نہین معلوم ہوتا کہ کس نے لکھی[1]۔

پاپیو صاحب لکھتے ہین کہ جو لوگ بیان کرتے ہین کہ متی نے اپنے انجیل یونانی مین لکھی تھی یہ بات غلط ہے کیونکہ مورخ یوسی بیوس اپنی تاریخ مین اور نیز بہت دیندار عیسائیون نے لکھا ہے کہ متی نے انجیل اپنی زبان عبرانی مین لکھی تھی یونانی مین نہین لکھی تھی۔

پھر پاپیو صاحب لکھتے ہین کہ جیرو م کہتا ہے کہ پین نی نس نے اس انجیل عبری کی ایک جلد حبش سے پائی اور اوس نے اوسکو اسکندریہ کے کتب خانہ مین رکھا وہان سے وہ گم ہوگئی صرف اسکا ترجمہ یونانی باقی ہے اور مترجم اسکا معلوم نہین ہوتا کہ کون ہے۔

باقی آئندہ

[1] پادری صاحب کا اول و دوم نشان نسبت جعلی ہونے کتاب کے کس عبارت سے انجیل متی پر چسپان ہوگیا۔ ۱۲

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے باہتمام چھپیا۔